Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۹۴۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۲ شعبان ۱۳۹۸ھ ۔ ۳۱ وفا ۱۳۵۷ ہش ۔ ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر ناروے اور اوسلو میں ورودِ مسعود

ناروے کے بحری جہاز میں امریکی طلباء اور اساتذہ کے بہت بڑے گروپ نے حضور سے ملاقات کی

اوسلو میں پریس کانفرنس سے خطاب۔ دارالحکومت کے میئر کیساتھ ملاقات۔ استقبالیہ تقاریب میں شرکت

ناروے کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور آجکل سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں قیام فرما ہیں

ربوہ ۳۰ جولائی۔ سکنڈے نیویا سے بذریعہ کیبل گرام آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء کو لندن سے روانہ ہونے کے بعد جب بذریعہ بحری جہاز ناروے کے دارالحکومت اوسلو تشریف لے جا رہے تھے تو جہاز میں امریکی طلباء اور اساتذہ کے ایک بہت بڑے گروپ نے جو اسی جہاز سے سفر کر رہا تھا ۲۵ جولائی کو حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ حضور ایدہ اللہ نے غیر رسمی گفتگو کے دوران انہیں ایک گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ تک ارشادات سے نوازا۔ ۲۵ جولائی کی رات کو اوسلو میں ورود فرما ہونے کے بعد ۲۶ اور ۲۷ جولائی کو دونوں دن حضور اہم دینی اور جماعتی کاموں میں از حد مصروف رہے۔ اس دوران میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا، اوسلو کے میئر سے ملاقات کر کے ان سے تبادلۂ خیال فرمایا، متعدد استقبالیہ تقاریب میں شرکت فرمائی، احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا نیز اوسلو کی مقامی جماعت جو قطعہ زمین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کا معائنہ فرمایا۔ حضور اب اوسلو سے روانہ ہو کر سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم پہنچ چکے ہیں۔

لندن سے اوسلو تک کے سفر نیز اوسلو میں حضور کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں ۲۹ جولائی کو سٹاک ہالم سے جو کیبل گرام ارسال فرمایا ہے اور جو یہاں آج موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"سٹاک ہالم ۲۹ جولائی۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

۲۵ جولائی کو ناروے کے بحری جہاز میں امریکی طلباء اور اساتذہ کے ایک بہت بڑے گروپ نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ حضور نے اس غیر رسمی ملاقات میں ان سے ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک باتیں کیں اور اسلام اور جماعتِ احمدیہ سے متعلق ان کے سوالوں کے جواب دئے۔

۲۶ جولائی کو اوسلو میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں مقامی ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شریک ہوئے۔ یہاں کے قومی اخبارات نے حضور کے دورۂ ناروے کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔ اسی روز بارہ بجے دوپہر حضور نے اوسلو کے میئر کے دفتر میں تشریف لے جا کر ان سے ملاقات فرمائی اور نصف گھنٹہ تک میئر موصوف کے ساتھ تبادلۂ خیال فرمایا۔ چار بجے سہ پہر حضور نے اُس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جس کا حضور کے اعزاز میں وہاں کی مقامی جماعت نے اہتمام کیا تھا۔ اس موقع پر حضور نے احبابِ جماعت کے ساتھ گھل مل کر بہت شگفتہ انداز میں باتیں کیں اور انہیں ارشادات سے نوازا۔ رات کو حضور اُس عشائیہ میں شریک ہوئے جس کا حضور کے اعزاز میں اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں بعض احباب جماعت کے علاوہ ناروے کی بعض معزز شخصیات بھی مدعو تھیں۔ حضور نے ان کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور ان سے باتیں کیں۔

۲۷ جولائی کی صبح کو حضور نے احبابِ جماعت اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف صہ

صہ ر بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ دوپہر کو حضور وہ قطعہ زمین دیکھنے تشریف لے گئے جسے اوسلو کی مقامی جماعت خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

۲۸ جولائی کو حضور اوسلو سے روانہ ہو کر سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں ورود فرما ہوئے۔

(مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے رفقاء کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور رُوح القدس سے مدد کرے اور حضور کے اس اہم تبلیغی سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حقیقی نیکی کو پانے کی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو... اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمالِ صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدّل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلامِ عزیز میں فرماتا ہے لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون۔ یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں!"

(فتح اسلام صفحہ ۵۷، صفحہ ۶۳)

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان سیکرٹریان مال و متعلقہ عہدیداران از راہِ کرم پوری پوری نگرانی فرماویں اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور مرکز میں جلد از جلد مقررہ میعاد کے اندر ترسیل کا باقاعدگی سے اہتمام فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صدق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ر شعبان ۱۳۹۸ھ
۳۱ر وفا ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرفتِ ناقصہ اور معرفتِ کاملہ کا مابہ الامتیاز

زمین و آسمان کی پیدائش، کائنات کے محکم و ابلغ نظام اور اس کے ذرّہ ذرّہ میں پوشیدہ بے شمار خواص پر غور و فکر اور اُن کے بارہ میں نت نئی دریافتیں اور انکشافات معرفت کا ذریعہ تو ہیں اور ضرور ہیں لیکن چونکہ اس معرفت کی حیثیت محض قیاسی ہوتی ہے اس لئے اس ذریعہ سے حاصل ہونے والی معرفت اپنی ذات میں اَدھوری اور ناتمام ہوتی ہے اور اس کے بعد بھی اس امر کا امکان باقی رہتا ہے کہ انسان اوّلاً صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے باوجود غلط راہ پر نہ پڑ جائے اور اس اَدھوری معرفت سے بھی ہاتھ نہ دھو بیٹھے اور دہریت کی طرف نہ بہہ جائے۔

معرفت کا حقیقی ذریعہ جس کے بعد کوئی شک و شبہ اور دغدغہ باقی نہیں رہتا اور دل پہاڑوں سے بھی مضبوط یقین سے پُر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہو کر اور انا الموجود کہہ کر اپنی ہستی کا خود ثبوت دے۔ اس ذریعہ سے جو معرفت حاصل ہوتی ہے اُس کا کامل اور حقیقی ہونا ہر شک و شبہ سے بالا ہوتا ہے جیسے خود یا جس کی وساطت سے دوسروں کو یہ حقیقی معرفت حاصل ہو جائے وہ خدا تعالیٰ کے خاص اور منتخب بندے ہوتے ہیں جن کی خاطر وہ عجائب کام دکھلاتا اور اس طرح دنیا پر ظاہر کر دکھاتا ہے کہ وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ انہیں میری معیت اور تائید و حمایت حاصل ہے اور کوئی نہیں جو انہیں گزند پہنچا سکے اور غلبۂ حق کے مقصد میں انہیں ناکام کر سکے۔

معرفت کے ان دونوں ذرائع یعنی کائنات کے محکم و ابلغ نظام پر انسانوں کے غور و فکر کرنے اور خدا تعالیٰ کا اپنی ہستی کا براہِ راست ہمکلام ہو کر خود ثبوت دینے کے باہمی فرق کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اُس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلّی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اوّل یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندرونی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن بات ہے لیکن جب مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اُس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ ہماری رائے کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمتِ عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔

یہی حال اُن فلاسفروں کا ہے کہ جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مُردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں۔ بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اُس پر ہے اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۲)

اگر خدا تعالیٰ کی ذات اور اُس کی صفات کی معرفت کے لئے صرف عقل اور کارخانۂ عالم کا مشاہدہ ہی کافی ہوتا تو موجودہ زمانہ کے فلاسفر اور سائنسدان جنہوں نے بال کی کھال اُتارنے اور ہر بات کی کُنہ و کیفیت معلوم کرنے میں دن رات ایک کر کے بعض رازہائے سربستہ پر سے پردہ اُٹھایا ہے اور جنہیں تسخیرِ کائنات کی مہم میں بعض نمایاں اور محیّر العقول کامیابی حاصل ہوئی ہے سب سے بڑھ کر عارف باللہ ہوتے لیکن ہوا یہ کہ ان کی اَدھوری اور ناتمام معرفت انہیں لے ڈوبی اور وہ ابتداءً خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرنے کے باوجود بالآخر دہریت کی رَو میں بہتے چلے گئے اور سرے سے ہی خدا کی ہستی کے منکر ہو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ انہوں نے معرفت کے لئے صرف اور صرف مشاہدہ کو ہی کافی سمجھا اور معرفت کے حقیقی ذریعہ کی طرف وہ متوجہ نہیں ہوئے۔ انہوں نے اس حقیقت کو چنداں اہمیت ہی نہیں دی کہ خدا تعالیٰ اَنَا الْمَوْجُوْد کہہ کر اپنی ہستی کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔ اسی لئے گمراہی میں تیزی سے بڑھتے چلے گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی گمراہی کی اصل وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوتی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظامِ جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھنس گئے مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے اور اکثر اُن کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر اُن کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلّی دل سے اُٹھا سکتی ہے اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفتِ تامہ کی بُجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی ہے۔ بلکہ ایسی معرفتِ ناقصہ نہایت پُر خطر ہوتی ہے کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۱، ۵۲)

اس سے صاف عیاں ہے کہ خدا دانی اور معرفتِ الٰہی کا اصل اور حقیقی ذریعہ یہی ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے اور وہ اسے اپنی ہستی کا خود پتہ دے اور یقینی اور حتمی طور پر خود اپنے آپ کو اس پر آشکار کرے۔ اسی لئے معرفت کے اس حقیقی ذریعہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"حقیقی خدا دانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اُس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنی پُر شوکت اور لذیذ کلام سے اُن کو تسلّی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلّی شک شبہ سے پاک ہے اُن سے باتیں کرتا ہے۔ اُن کی بات سنتا ہے اور اُن کا جواب دیتا ہے اور اُن کی دعاؤں کو سُن کر دعا کے قبول کرنے سے اُن کو اطلاع بخشتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۱)

حقیقی معرفت اسی کا نام ہے اور یہ اسلام قبول کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ یہی اسلام کی وہ لازوال فضیلت ہے جو اسے تمام دوسرے مذاہب سے ممیز و ممتاز کر دکھاتی ہے۔ اسلام کی اس فضیلت کا عملی ثبوت دینے اور خود اپنے متبعین کو حقیقی معرفت سے مالا مال کرنے کی غرض سے ہی اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ظہور میں آئی اور آپ نے اس غرض کو بہ تمام و کمال پورا کر دکھایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ

مکرم حافظ ملک منور احمد صاحب جہلمی متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

مذاہبِ عالم کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے اس کے پیروکاروں کو جان و مال، آرام و راحت، عزت و آبرو سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ مذہب کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی متقاضی ہوتی ہے کہ اس پر پروانہ وار فدا ہونے والے لوگ پائے جائیں۔ چنانچہ جب اسلام نے اُفقِ دنیا پر طلوع کیا تو ایک وقت ایسا بھی آیا جب اسلام کی نشر و اشاعت انتہائی مشکل ہو گئی۔ اس وقت صحابہ کرامؓ میدان میں نکلے اور انہوں نے اپنے خونوں سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ انہوں نے اپنی جانوں، اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی قربانی کی۔ وہ اپنے بیوی بچوں سے جدا ہوئے تو صرف اسلام کے لئے۔ اگر وطنوں کو الوداع کہا تو توحید کے قیام کے لئے اور پورے جذبہ اور شوق سے ہمہ تن تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ان کی سدا بہار قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے جو آج ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ اسلام کے پیروکار تمام اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور پانچوں وقت صدائے توحید بلند کر رہے ہیں۔

اب جبکہ اسلام ایک لمبے عرصہ کے زوال کے بعد دوبارہ ترقی اور سرسبزی و شادابی کے دور میں قدم رکھ رہا ہے تو اس کے لئے اب پھر عظیم الشان قربانیوں کی ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اس کو چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے"

(فتح اسلام)

قرآنِ کریم دین کی نشر و اشاعت کے لئے مرکز میں آکر لوگوں کو دینی علوم حاصل کرنے اور پھر عوام الناس کو سکھانے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ۚ
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
إِذَا رَجَعُوْٓا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝"

(التوبۃ: ۱۲۲)

اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیمِ دین کے لئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

اسی وسیع تر نشر و اشاعت کی دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی جو اب جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس عظیم الشان اہمیت کے حامل ادارے میں جہاں مبلغین کو ہر قسم کے دینی علوم کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے وہاں سائنسی، اقتصادی، جغرافیائی اور دیگر علومِ جدیدہ سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ علم کے ساتھ ساتھ طلباء کی روحانی، اخلاقی، جسمانی تربیت کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے والے مبلغین تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار کر رہے ہیں وہ لاکھوں لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے تھے اب دن رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر احمدی مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں درود بھیج رہے ہیں۔

مجلس مشاورت میں غالباً اس طرح کی ایک قرارداد بھی پاس ہو چکی ہے کہ ہر ضلع کی جماعت ہر سال کم از کم ایک نمائندہ جامعہ احمدیہ میں بھجوائے۔

اس وقت نوجوانوں کو خاص طور پر اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے اور اسلام کی وہ خدمات سرانجام دینی چاہیئے کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جائے۔

احمدی والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مبارک تحریک کی طرف توجہ دیں جو خالصتاً توحید اور دینِ اسلام کے قیام کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اس تحریک میں اپنے ذہین، ہونہار اور صحت مند بچوں کو بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور قرب کا میدان خالی ہے آگے بڑھیں اور اس کے مقرب بندے بن جائیں۔ تا وہ غرض پوری ہو جس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے۔

چنانچہ مشکوٰۃ میں آپ کا یہ ارشاد درج ہے:۔

"لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ
الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ
وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ
اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ
بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّ ذُلِّ
ذَلِيْلٍ"

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان)

یعنی سطحِ زمین پر بستیوں اور شہروں میں سے کوئی گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا نفوذ نہ ہوا ہو۔ بعض تو اسلام کو اپنی عزت کا موجب سمجھ کر اسے خوشی سے قبول کر لیں گے اور بعض زمانہ کے حالات سے مجبور ہو کر اور ذلت کے دور سے گذر کر اپنی نجات اسلام میں پائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ زندگی کے بارہ میں فرمایا:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانے کی ضرب سپرد کی ہے اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا زمین پر آجائے اور پھر خدا کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریکِ جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو! اور تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسی ہوا چلا دے کہ سعید اور پاک فطرت روحیں تیزی سے اور فوج در فوج اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے لگیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت احمدیہ کو

زریں نصائح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک دل اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افترا مت کرو اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو اور نفسانی جذبات میں اپنے تئیں روکے رکھو اور کوشش کرو کہ تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ..... چاہیے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دل سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بد صحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کیلئے سچے ناصح بنو اور چاہیے کہ شرانگیز لوگوں اور شریروں اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو اور چاہیے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونا چاہیے اور چاہیے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہو جاتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔"

(کشف الغطاء ص ۹ و ص ۱۰)

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کیلئے چنا ہے سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اسی کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اسی کیلئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اسی کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(راز حقیقت صفحہ ۳)

ملک محمد نذیر صاحب مرحوم سابق درویش ساکن فیصل آباد

مکرم ملک محمد شریف صاحب۔ راولپنڈی

۱۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو دو بجے بعد دوپہر میرے چھوٹے بھائی ملک محمد نذیر صاحب ٹرانسپورٹر فیصل آباد چند ماہ بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد جو محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے پڑھائی، بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد اسمعیل صاحب دیالگڑھی نے دعا کرائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے۔ ہمارے والد محترم حضرت شیخ خدا بخش صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپ جب پیدا ہوئے تو ہماری والدہ محترمہ بیمار ہو گئیں اپنی بیماری کی شدت کے پیش نظر انہوں نے عزیز مرحوم کو ایک بے اولاد عورت کے سپرد کر دیا تھا وہ انہیں پالتی رہی۔ والد صاحب مرحوم کو علم ہوا تو آپ انہیں واپس لے آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور والد محترم کی دعاؤں کے طفیل مرحوم پروان چڑھے اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنے۔ مرحوم اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ زندگی میں سلسلہ کی بہت خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ احمدیت کے ایک بہادر فرزند اور مجاہد تھے۔ مرحوم ان نوجوانوں میں نمایاں شخصیت کے حامل تھے جو دین کی خدمت کو زندگی کا ایک اہم مقصد قرار دے کر مخلصانہ جدوجہد میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی احمدیت کے ایک سچے مخلص اور غیور فرزند کی حیثیت میں بسر کی۔

مرحوم جماعت کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ لازمی چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ تحریک جدید کے مجاہدین خاص میں سے تھے۔

۱۹۴۷ء میں مرحوم کا کاروبار راولپنڈی میں تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے نوجوانوں کو حفاظت مرکز کی غرض سے قادیان آنے کی تحریک فرمائی تو مرحوم اپنا سب کاروبار چھوڑ کر امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان حاضر ہو گئے اور درویشی کا زمانہ جرأت مندی اور باوقار طریق سے گزارا۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان واپس آئے اور فیصل آباد میں رہائش اختیار کر لی۔ مرحوم گو کم تعلیم یافتہ تھے لیکن احمدیت کی تعلیم اور عقائد سے بہت واقف تھے۔ بڑے جوش اور ولولہ سے تبلیغ کرتے اور اپنے ملنے جلنے والوں کو سلسلہ سے روشناس کراتے۔

سلسلہ کی خدمت کے علاوہ آپ احباب جماعت کی انفرادی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال لاری اڈہ فیصل آباد پر ربوہ جانے والوں کے لئے کیمپ لگاتے۔ تفصیل کے خدام دن رات اس کیمپ میں ڈیوٹی دیتے۔ کیمپ کی نگرانی مرحوم خود کرتے اور اس میں بڑی بشاشت محسوس کرتے۔ مضافات فیصل آباد اور دوسرے شہروں سے آنے والے احمدی مسافروں کو اتارتے اور پھر انہیں ربوہ جانے والی بسوں پر سوار کراتے۔ کیمپ میں کھانے کا بندوبست بھی ہوتا۔ جماعت احمدیہ فیصل آباد آپ کی اس خدمت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھی ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے مرحوم کا تعارف کراتے ہوئے حضور کے سامنے کیمپ سے متعلق خدمات کا اظہار فرمایا تو حضور نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا۔

عبادات میں بھی مرحوم کو بہت شغف تھا۔ نماز کے بہت پابند تھے۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کرتے۔ دعاؤں سے خاص رغبت تھی اور قبولیت دعا پر پختہ یقین تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہر وقت طلبگار رہتے اور ہر وقت پرامید رہتے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے طفیل اپنی رحمت سے ضرور نوازے گا۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ میرے مرحوم بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگذر فرمائے۔ ان کی حقیر خدمات کو قبول فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کی بے وقت وفات سے جو خاندان میں خلاء پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل سے پر کرے اور ہمارا اور ہماری اولاد کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔

آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۲۴

میں حبیب اللہ خان ولد نصر اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱۔ ایک عدد پلاٹ ۲۲ مرلے ۶ سرساہی واقعہ لاہور روڈ نزد نالہ سیم آخری چونگی قیمت ۲۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت تنخواہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حبیب اللہ خان ولد نصر اللہ خان صاحب گلی ذیلداراں پرانا شہر قلعہ شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ حکیم مرغوب اللہ جنرل سیکرٹری وصدر موصیان جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ شہر
گواہ شد۔ ماسٹر امیر عالم ولد شیخ ولی محمد صاحب غلہ منڈی ریلوے روڈ شیخوپورہ شہر

مسل نمبر ۲۳۷۲۵

میں منصور احمد بھٹی ولد محمود احمد صاحب بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۰۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منصور احمد بھٹی ولد محمود احمد بھٹی 6/35-H PECHS کراچی ۲۹
گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ ولد صوفی محمد الدین صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد۔ فیاض احمد چوہدری ولد چوہدری محمد شفیع کمرشل ایریا محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۵۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۶

میں حبیب احمد خان ولد نور احمد خان صاحب مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شرف آباد کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
ایک عدد پلاٹ ۲۰۰ گز قیمتی ۲۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حبیب احمد خان ولد نور احمد خان صاحب مرحوم ۲۵۶ شرف آباد کراچی نمبر ۵۔
گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی
گواہ شد۔ چوہدری فیاض احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب صدر حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۷

میں ڈاکٹر مرزا منور احمد ولد حافظ عبد السلام صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۵۰۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مرزا منور احمد ولد حافظ عبد السلام صاحب PECHS 12-Q-6 کراچی ۲۹
گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی
گواہ شد۔ فیاض احمد چوہدری ولد چوہدری محمد شفیع صاحب صدر حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۸

میں ناصر احمد طاہر ولد عبد المجید ہاشمی صاحب قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نوکھر ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۲۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ناصر احمد طاہر۔ نوکھر ۵/۴ خاص ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ عبد العزیز محلہ بہاول پورہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ غلام احمد وصیت نمبر ۱۱۶۸۱ سیکرٹری مال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۳۷۲۹

میں امۃ الرشید زوجہ قریشی محمد اخلاق صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لندن گرین فورڈ مڈل سیکس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ ۹۰۰/- روپیہ پاکستانی حبیب بنک میں جمع ہے
۲۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو وصول شدہ ہے
۳۔ ۲۰۰/- پونڈ لنڈن کے پوسٹ آفس میں جمع ہیں
زیورات طلائی ۱۴ تولہ ۱۱ ماشہ مالیت ۴۵۰/- پونڈ
زیور چاندی ۴ تولہ مالیت ۱۰/- پونڈ۔
(جھومر ۹ ماشہ، انگوٹھی ۴ عدد ۸ ماشہ، جھمکی ۱ تولہ، کڑے ۲ تولہ، نیکلیس ۲½ تولہ، چوڑیاں ۸ تولہ، پازیب نقرئی ۴ تولہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرشید اہلیہ قریشی محمد اخلاق صاحب ۱۸۰، ۱۴ گرین فورڈ روڈ گرین فورڈ مڈل سیکس لنڈن۔
گواہ شد۔ غلام مصطفیٰ صادق وصیت نمبر ۲۴۱۵۸ دار الصدر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ عبد المجید طاہر ولد چوہدری فضل دین صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۳۰

میں عزیز احمد خان ولد محمد امیر شاہ صاحب قوم افغان یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کھلابٹ مردان حال ابوظبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۲۵/- درہم ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عزیز احمد خان P.O.B. ۲۰۵۰ نمبر ۱۲۳ العین ابوظبی U.A.E.
گواہ شد۔ حاجی سلطان محمود ولد محمد یعقوب صاحب العین ابوظبی پوسٹ بکس نمبر ۱۲۴۰
گواہ شد۔ محمد ابراہیم وصیت نمبر ۱۴۵۹۴ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۵۱ العین ابوظبی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!
(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست حفّاظ و جماعتہائے احمدیہ برائے نمازِ تراویح

نمبر شمار	نام جماعت	نام حافظ صاحب
۱۔	جماعتِ احمدیہ حسن پور چک ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد	حافظ محمد اسلم صاحب معرفت جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۔	〃 خوشاب ضلع سرگودہا	〃 مبارک احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد
۳۔	〃 بھابڑہ 〃	〃 ناصر احمد صاحب قمر
۴۔	〃 گوجر خان ضلع راولپنڈی	قریشی محمد حنیف صاحب (سائیکل سیاح)
۵۔	〃 چنیوٹ ضلع جھنگ	حافظ بشیر احمد صاحب معرفت دارالضیافت ربوہ
۶۔	〃 دارالذکر لاہور	〃 عبدالعلیم ہمایوں صاحب معرفت جامعہ احمدیہ
۷۔	〃 پشاور سول کوارٹرز	〃 راحت احمد صاحب آف کوئٹہ
۸۔	〃 اسلام آباد	〃 احمد علی صاحب آف اسلام آباد
۹۔	〃 ربوہ حلقہ دارالرحمت غربی	〃 ظہور احمد صاحب ربوہ
۱۰۔	〃 〃 دارالرحمت شرقی ب ا-۲	〃 محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ و حافظ محمد یعقوب صاحب ابن حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ
۱۱۔	〃 پیلو وینس	〃 نصیر احمد صاحب قمر معرفت جامعہ احمدیہ
۱۲۔	〃 سیالکوٹ شہر	〃 اللہ یار صاحب
۱۳۔	〃 واہ کینٹ	〃 محمود احمد صاحب بٹ
۱۴۔	〃 دھیر کے کلاں ۔ گجرات	〃 ناصر احمد صاحب آف چک ۱۵۲ شمالی سرگودہا
۱۵۔	〃 چک ۱/۲۱ کھوڑہ تحصیل ننکانہ ۔ شیخوپورہ	〃 عبدالرشید صاحب عارف ننکانہ ۔
۱۶۔	〃 راولپنڈی حلقہ مسجد نور	〃 امیر حسین صاحب راولپنڈی
۱۷۔	〃 〃 سیٹلائٹ ٹاؤن	〃 عطاء الحق صاحب 〃
۱۸۔	〃 ساہیوال	〃 امان اللہ صاحب ضیاء چک ۱۵۲ شمالی ۔ سرگودہا
۱۹۔	〃 لاہور حلقہ وحدت کالونی	〃 طالب حسین صاحب
۲۰۔	〃 کھاریاں ۔ گجرات	〃 غلام سرور صاحب
۲۱۔	〃 کراچی حلقہ دستگیر کالونی	〃 قاری محمد عاشق صاحب ربوہ
۲۲۔	〃 فیصل آباد حلقہ مسجد فضل	〃 محمد اکرم حفیظ صاحب فیصل آباد
۲۳۔	〃 〃 پیپلز کالونی	〃 منظور احمد صاحب 〃
۲۴۔	〃 〃 مسجد احمدیہ کریم نگر	〃 محمد یحییٰ صاحب
۲۵۔	〃 ربوہ 〃 مسجد مبارک	〃 قاری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ
۲۶۔	〃 چک ۹۰ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد	〃 مقبول احمد صاحب چک نمبر ۱۲ اکوٹلی
۲۷۔	〃 اوکاڑہ	〃 محمد امجد صاحب معرفت جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۸۔	〃 جہلم	〃 عبدالحمید صاحب 〃 〃
۲۹۔	〃 بھان امیر علی وڑک ضلع سرگودہا	〃 رؤوف احمد صاحب 〃
۳۰۔	〃 پتوکی ۔ لاہور	〃 لطف الرحمٰن صاحب
۳۱۔	〃 لاہور حلقہ سلطان پورہ	〃 آصف محمود صاحب
۳۲۔	〃 〃 سول لائنز	〃 عبدالوہاب صاحب بلتستانی
۳۳۔	〃 شیخوپورہ	〃 قاری عارف اللہ صاحب سانگلہ ہل
۳۴۔	〃 سانگلہ ہل ۔ شیخوپورہ	〃 عاشق حسین صاحب 〃
۳۵۔	〃 چھٹہ چک ۲۶ 〃	〃 نور الدین صاحب 〃
۳۶۔	〃 بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں	مولوی عبدالواحد صاحب معلم اصلاح و ارشاد
۳۷۔	〃 گوجرہ ضلع فیصل آباد	حافظ ماہی خاں صاحب ربوہ
۳۸۔	جماعتِ احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور	حافظ محمد یوسف صاحب آف چک ۱۵۲ شمالی ۔ سرگودہا
۳۹۔	〃 چک ۹/۱۰ ضلع ساہیوال	قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ
۴۰۔	〃 ج.ب.ک گجرات	حافظ بشیر احمد صاحب معرفت جامعہ احمدیہ ربوہ
۴۱۔	〃 گوجرانوالہ	〃 جمیل احمد صاحب ۔ ربوہ
۴۲۔	〃 ربوہ حلقہ دارالعلوم غربی	〃 مظفر احمد صاحب ربوہ
۴۳۔	〃 دنیا پور ۔ ملتان	〃 مسعود اقبال احمد صاحب ربوہ
۴۴۔	〃 گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ سندھ	〃 تنویر احمد صاحب ربوہ
۴۵۔	〃 منڈی بہاؤالدین ۔ گجرات	〃 غلام حسین صاحب ربوہ
۴۶۔	〃 دوالمیال	〃 منور احمد صاحب احسان ۔ جہلم
۴۷۔	〃 کوئٹہ	〃 مبارک احمد صاحب کوئٹہ
۴۸۔	〃 ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور	〃 محمد اشرف صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے شوہر مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف تقریباً دو ماہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ کولہے کی ہڈی میں جو فریکچر ہوگیا تھا اس کا دو دفعہ اپریشن کیا گیا اور پن لگا دی گئی۔ مقررہ ایام کے بعد ٹانکے کھول دئے گئے لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ شوگر اور برسات کے موسم کی وجہ سے زخم مندمل ہونے کی رفتار بھی بہت ہی کم ہے۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دردمندانہ دعا کی ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(رضیہ درد ۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ (والدہ عزیزم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم حیدرآباد) کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ بیس دن تک ہسپتال میں بھی زیرِ علاج رہیں لیکن کوئی افاقہ نہیں۔ ان دنوں بیماری شدت اختیار کر گئی ہے احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سلطان احمد گجراتی ۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرمہ حبیب بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حکیم فتح محمد صاحب آف ڈگری سندھ حال دارالیمن ربوہ (والدہ مکرم عزیزم ڈاکٹر فضل محمد صاحب کراچی) مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۷۸ء کو چار بجے شام ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد اچانک لاہور میں حرکتِ قلب کے دورہ سے بعمر ۷۲ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ احباب ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہِ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعا" مقرر ہے خدام مرکز سے کتاب منگوا کر مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ربوہ
ریلوے روڈ رحمت بازار
فون ۵۲۱ رہائش ۳۱۱